صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

ناشر: خالد احسان پبلشرز لاہور

۷۴۲۲ احادیثِ نبوی کا رُوح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ



صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجمہ

جلد

اوّل

امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الزمانؒ

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج ؒ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان ؒ

جلد: اوّل

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

أَجْرَانِ وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ تَعَالَى وَحَقَّ سَيِّدِهِ فَلَهُ أَجْرَانِ وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَّاهَا فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ)) ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

کو دوہرا ثواب ہے اور ایک اس غلام کو جو اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے میاں کا بھی اس کو دوہرا ثواب ہے اور ایک اس شخص کو جس کے پاس ایک لونڈی ہو اچھی طرح اس کو کھلاوے اور پلاوے بعد اس کے اچھی طرح تعلیم اور تربیت کرے پر اس کو آزاد کرے اور اس سے نکاح کر لیوے تو اس کو بھی دوہرا ثواب ہے۔ پھر شعبیؒ نے خراسانی سے کہا تو یہ حدیث لے لے بے محنت کئے۔ نہیں تو ایک شخص اس سے چھوٹی حدیث کے لیے مدینے تک سفر کیا کرتا تھا۔

۳۸۸-عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

۳۸۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے-

بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ

باب: حضرت عیسیٰؑ کے نازل ہونے اور ان کے شریعت محمدیؐ کے موافق چلنے کا بیان

۳۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا

۳۸۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ قریب ہے جب اتریں گے عیسیٰؑ مریم کے بیٹے تم لوگوں میں اور حکم کریں گے موافق اس شریعت کے اور انصاف کریں گے اور توڑ ڈالیں گے

ﷺ مسلمانوں کی طرف سے اس لیے کہ ان کا احسان سب مسلمانوں پر ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بڑی فضیلت نکلی اس اہل کتاب کی جو مسلمان ہو جاوے اور اس غلام کی جو خدا کے اور میاں کے دونوں کے حقوق ادا کرے اور اس شخص کی جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیوے۔

(۳۸۹) ☆ نووی نے کہا حضرت عیسیٰؑ توڑ ڈالیں گے سولی کو اس سے یہ نکلتا ہے کہ منکرات اور لہو و لعب اور باطل کے آلات جیسے باجے اور تصاویر وغیرہ توڑ ڈالنا چاہیے اور سور کا مار ڈالنا بھی اسی قسم میں سے ہے اور اس میں دلیل ہے اس مذہب کی جو مختار ہے کہ سور کو ہم جہاں پاویں اگرچہ دار الکفر میں ہو اور ہم قادر ہوں اس کے قتل پر تو قتل کریں اس کو اور یہ قول شاذ ہے کہ اس کو چھوڑ دیں۔ اور یہ جو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ موقوف کر دیں گے جزیہ کو یہی صحیح معنی ہے حدیث کا یعنی اس زمانہ میں کافروں کو حکم ہو گا یا مسلمان ہوں یا قتل کئے جائیں جزیہ لینا موقوف کیا جاوے گا ایسا ہی کہا ہے امام ابو سلیمان خطابیؒ نے اور قاضی عیاض نے نقل کیا بعض علماء سے کہ حضرت عیسیٰ جزیہ مقرر کریں گے سب کافروں پر اور اسی وجہ سے مال کی زیادتی ہو گی پر یہ صحیح نہیں ہے اور ٹھیک معنی وہی ہے جو خطابیؒ نے کہا اور اسی طرف گئے ہیں جمہور علماء مگر اس صورت میں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ حکم تو خلاف شریعت محمدیؐ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ موافق شریعت محمدیؐ کے حکم کریں گے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم شریعت محمدی کے خلاف نہیں ہے اس لیے جزیہ لینے کا حکم اسی وقت تک ہے جب تک حضرت عیسیٰ اتریں اور جب یہ امر حدیث میں مصرح ہے تو یہ حکم ہماری شریعت محمدی کا ہوا نہ عیسیٰ علیہ السلام کا اور یہ جو فرمایا بہت دیں گے مال کو تو ﷺ

مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ)).

سولی کو (جو نصاریٰ نے بنا رکھی ہے اور اس کی پرستش کرتے ہیں) اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور بہت دیں گے مال کو یہاں تک کہ کوئی نہ لے گا اس کو۔

۳۹۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ رضي الله عنه بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ((إِمَامًا مُقْسِطًا وَحَكَمًا عَدْلًا)) وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ حَكَمًا عَادِلًا وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِمَامًا مُقْسِطًا)) وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ حَكَمًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ وَفِي حَدِيثِهِ مِنْ الزِّيَادَةِ وَ ((حَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنْ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ الْآيَةَ.

۳۹۰- زہری سے دوسری روایتیں بھی ایسی ہی ہیں ابن عیینہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ امام ہونگے انصاف کرنے والے اور حاکم ہونگے عدل کرنے والے اور یونس کی روایت میں ہے کہ حاکم ہونگے عدل کرنے والے اور اس میں یہ نہیں ہے کہ امام ہونگے انصاف کرنے والے جیسے لیث کی روایت میں ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اتنا مال بہاویں گے کہ ایک سجدہ اس زمانے میں ساری دنیا سے بہتر ہوگا پھر ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھو کوئی ایسا نہیں اہل کتاب میں سے جو ایمان نہ لاوے عیسیٰؑ پر ان کے مرنے سے پہلے۔

☆ مطلب یہ ہے کہ عدل اور انصاف کی وجہ سے برکت بہت ہوگی اور مال بڑھ جاوے گا یا زمین اپنے خزانے نکال دے گی جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے یا لوگوں کی رغبت مال کی طرف نہ ہوگی بوجہ قرب و قیامت کے اس وجہ سے مال بہت پڑا رہے گا اور اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کو۔

(۳۹۰) ☆ یعنی لوگوں کی رغبت اس زمانے میں عبادت کی طرف زیادہ ہوگی بوجہ قرب قیامت کے اور مال سے نفرت ہوگی تو ایک سجدہ انکے نزدیک دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا اور قاضی عیاضؒ نے کہا ایک سجدہ کا ثواب اس زمانے میں ساری دنیا کا مال تصدق کرنے سے زیادہ ہوگا کیونکہ مال کی اس وقت احتیاج نہ ہوگی بہ سبب کثرت کے اور سجدہ سے مراد یہی ظاہری معنی ہے سجدہ کا یا نماز مقصود ہے یعنی عیسیٰؑ جب اتریں گے تو ان کے زمانے میں جو اہل کتاب ہونگے وہ ایمان لاویں گے ان پر اور یقین کریں گے اپنی غلطی کا اور جانیں گے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کی لونڈی کے بیٹے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوہریرہ کا مذہب یہی تھا کہ قرآن میں جو قبل موتہ کی ضمیر ہے وہ حضرت عیسیٰؑ کی طرف پھرتی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت مفسرین کا اور اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ وہ ضمیر اہل کتاب کی طرف پھرتی ہے اور معنی آیت کا یہ ہے کہ کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں جو اپنے مرنے سے پہلے عیسیٰؑ پر ایمان نہ لاوے یعنی جان نکلنے کے وقت اس کو حق بات کھل جاتی ہے کہ میں جو عیسیٰ کو معاذ اللہ خدا کا بیٹا جانتا تھا یہ غلط ہے پر اس وقت کا ایمان فائدہ نہ دے اس واسطے کہ وہ حالت نزع اور سکرات ہے اور ایسی حالت میں قول اور فعل کسی کا اعتبار نہیں اور ایسی حالت میں نہ اسلام صحیح ہے نہ کفر نہ وصیت نہ بیع نہ عتاق نہ اور کسی قسم کا عقد کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو برائی کیا کرتے ہیں جب موت آن پڑتی ہے تو کہتے یہاں اب ہم نے توبہ کی اور یہ مذہب زیادہ ظاہر ہے کیونکہ پہلے مذہب کے موافق آیت خاص ہو جاتی ہے اس کتابی سے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں ہوگا اور دوسرے مذہب کے موافق ہر ایک کتابی کے لیے عام رہتی ہے اور مؤید ہے اس کی قرات قبل موتہ کی اور بعضوں نے یہ کہا کہ بہ کی ضمیر ہمارے پیغمبر کی طرف پھرتی ہے اور موتہ کی کتابی کی طرف اور معنی آیت کا یہ ہے کہ ہر ایک کتابی ایمان لاوے گا ہمارے پیغمبر پر اپنے مرنے سے پہلے۔ واللہ اعلم (نووی)

٣٩١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَاللَّهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ)).

۳۹۱- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی مریمؑ کے بیٹے اتریں گے آسمان سے اور وہ حاکم ہونگے عدل کریں گے تو توڑ ڈالیں گے صلیب کو اور مار ڈالیں گے سور کو اور موقوف کردیں گے جزیہ کو اور چھوڑ دیں گے جوان اونٹ کو۔ پھر کوئی محنت نہ کرے گا اس پر اور لوگوں کے دلوں میں سے کپٹ اور دشمنی اور جلن جاتی رہے گی اور بلاویں گے وہ لوگوں کو مال دینے کے لیے لیکن کوئی قبول نہ کرے گا (اس وجہ سے کہ حاجت نہ ہوگی اور مال کثرت سے ہر ایک کے پاس ہوگا)۔

٣٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ)).

۳۹۲- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہوگے تم جب مریمؑ کا بیٹا اترے گا تم لوگوں میں اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

٣٩٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ)).

۳۹۳- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریمؑ کے بیٹے اتریں گے تم میں اور امامت کریں گے تمہاری۔

٣٩٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ)) فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ إِنَّ

۳۹۴- ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب مریمؑ کے بیٹے اتریں گے تم لوگوں میں پھر امامت کریں گے تمہاری تم ہی میں سے (ولید بن مسلم نے کہا) میں نے ابن ابی ذئب سے کہا مجھ سے اوزاعی نے حدیث بیان کی زہری سے

(۳۹۱) ☆ یعنی کوئی اس کی پرواہ نہ کرے گا نہ اس کی خدمت کرے گا اس وجہ سے کہ دنیا کے مال بے حد پڑے ہونگے لوگوں کو حاجت نہ ہوگی اور دوسرے قیامت قریب ہوگی لوگ جلدی جلدی اپنے عقبیٰ کی فکر کریں گے۔ قاضی عیاض نے اور صاحب مطالع نے کہا لا یسعیٰ علیھا کے معنی یہ ہیں کہ اس کی زکوۃ نہ مانگیں گے اس وجہ سے کہ زکوۃ لینے والا کوئی نہ ہوگا اور یہ تاویل باطل ہے کئی وجہ سے اور صواب وہی ہے جو معنی ہم نے بیان کئے۔ (نووی)

(۳۹۴) ☆ یعنی تابع ہونگے شریعت محمدیؐ کے اور پیروی کریں گے قرآن اور حدیث کی تو حضرت عیسیٰؑ اگرچہ پیغمبر ہیں پر ان کی پیغمبری کا زمانہ پیغمبرؐ کے ظہور پر ختم ہو گیا اب جو وہ دنیا میں آویں گے تو ہمارے پیغمبر کی امت میں شریک ہو کر قرآن و حدیث کے موافق عمل کریں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰؑ خود مجتہد مطلق ہوں گے اور قرآن و حدیث سے احکام نکالیں گے اور کسی مجتہد کے تابع نہ ہونگے اور یہ بات بعید از عقل ہے کہ پیغمبر ایک مجتہد کا مقلد ہو اور باطل ہے وہ خیال حنفیہ کا کہ عیسیٰؑ امام ابوحنیفہؒ کے مذہب پر چلیں گے بلکہ ایسے خیال میں توہین حضرت عیسیٰؑ کی نکلتی ہے اور جن حنفیہ نے ایسا خیال کیا ہے ان کا علماء محققین نے رد کیا ہے اور خود حنفی مذہب کے علماء نے ☜